خدا تعالیٰ کی صفت جبار کے لغوی معنی اور پُر معارف تشریح کا بیان

اللہ تعالیٰ کی صفت جبار کے معنی اصلاح کرنے اور حاجات پوری کرنے والے کے ہیں

انسانی ہمدردی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہمیشہ دنیا کو راستی کی طرف بلاتے رہنا ہمارا کام ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 مئی 2008ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الحشر کی آیت 24 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت جبار کا ذکر ہے۔ اہل لغت کے حوالے سے صفت جبار کے مختلف معانی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب لفظ جبار خدا تعالیٰ کے لئے استعمال ہوگا تو اس کے معانی 'لوگوں کو اپنی نعمتوں سے نوازنے والے اور مخلوق کو اپنے منشاء کے مطابق اوامر ونواہی پر چلانے والے کے ہوں گے اور جب یہ لفظ جبار بندے کے لئے استعمال ہو تو اس کے معانی اس سے مختلف ہوں گے۔ فرمایا کہ جبار انسان کی صفت کے طور پر اس شخص کے حق میں استعمال ہوتا ہے جو ایسے متکبرانہ دعاوی کرتا ہے جن کا وہ مستحق نہیں ہوتا۔ پھر بندے کے لئے قلب جبار کا لفظ استعمال ہوتا ہے یعنی ایسا دل جس میں رحم نہ ہو۔ ناحق جھگڑالو کو بھی جبار کہتے ہیں۔ الجبار عظیم قوی اور طویل القامت والے کو بھی کہتے ہیں۔ پھر بلاوجہ مسلط ہونے والے کو بھی جبار کہتے ہیں۔ الغرض انسان کے بارے میں جبار کا لفظ صرف مذمت کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ جبار اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اس کے معانی لوگوں کی حاجات پوری کرنے والے کے ہوتے ہیں اور جب کسی غیر اللہ کے متعلق جبار کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس کے معانی سرکش اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ جبار کے معانی ہوتے ہیں دوسروں کو نیچا کر کے اپنے آپ کو اونچا کرنے والا۔ حضور انور نے فرمایا کہ گویا ایک معانی ایسے ہیں جن میں نیکی اور اصلاح پائی جاتی ہے اور ایک معانی ایسے ہیں جن میں سختی اور ظلم پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس کے معانی بگڑے ہوئے کو بنانے والا کے کئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود جلسہ سالانہ کے موقع پر کی جانے والی اپنی ایک تقریر بعنوان تقدیر الٰہی جو کہ کتابی شکل میں بھی موجود ہے میں خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں لوگوں کے غلط نظریات کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ جبار ہے یعنی اصلاح کرنے والا ہے اور یہ کہتے ہیں جبر یہ ہے کہ زبردستی کام کراتا ہے' حالانکہ یہ کسی صورت میں بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے بارے میں یہ کہا ہی نہیں جا سکتا کہ دوسروں کے حقوق کو تلف کر کے اپنی عزت قائم کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خطبہ کے آغاز میں تلاوت کی گئی آیت میں بیان کردہ صفات کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں الملک القدوس وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہیں۔ السلام یعنی وہ خدا سلامتی دینے والا ہے' امن بخشنے والا ہے پھر فرمایا کہ المھیمن العزیز الجبار المتکبر یعنی وہ سب کا محافظ ہے اور سب پر غالب ہے' بگڑے ہوئے کا بنانے والا ہے اور اس کی ذات نہایت مستغنی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی وہ تمام صفات بیان ہوئی ہیں جو بندے کو اس کے قریب تر لانے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کا وارث بناتی ہیں۔ پس ان طاقتوں والے خدا پر جبر کے معانی وہ نہیں کئے جا سکتے جو عموماً کئے جاتے ہیں کیونکہ عارضی طاقتیں اور وقتی حکومتیں تو ان لوگوں کی ضرورت ہیں جو عارضی لوگ ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ہمیشہ کے لئے ہے' ہمیشہ سے طاقتور ہے اور طاقت کا منبع ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں بھی جبار کا لفظ بندوں کے لئے استعمال فرمایا ہے تو اس رنگ میں ہی استعمال فرمایا ہے جسے منفی رنگ کہہ سکتے ہیں۔ حضور انور نے قرآن کریم سے اس حوالے سے مختلف آیات بیان کر کے اس کی مثالیں اور وضاحت بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ سے فرماتا ہے کہ قرآن کے ذریعے اس کو نصیحت کرتا چلا جا جو میری نصیحت سے ڈرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ حکم آنحضرتؐ کے ماننے والوں کو بھی ہے کہ تمہارا کام پیغام پہنچا دینا ہے۔ زبردستی سے کسی کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے پیاروں کے حق میں نشان دکھاتا ہے تو پھر انکار کرنے والوں کو خیال آتا ہے کہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے بعض سزائیں مل رہی ہیں۔ پس انسانی ہمدردی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت دنیا کو راستی کی طرف بلاتے رہنا ہمارا کام ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کے کسی بھی ملک میں بسنے والے وہ تمام احمدی احباب جو ظلم اور سختیوں کا شکار ہو رہے ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ ان کا مددگار غالب اور رحیم خدا ہے۔ پس اس کے آگے جھکیں' اس سے رحم مانگیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو دعاؤں کی بھی توفیق دے اور صبر اور ثبات قدم بھی عطا فرمائے۔ حضور انور نے پاکستان اور انڈونیشیا میں احمدیوں کے ساتھ سلوک کے بارے میں بعض حالات بیان فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران ایک افسوسناک اطلاع دیتے ہوئے جامعہ احمدیہ گھانا میں زیر تعلیم 20 سالہ واقف نو طالب علم کی بوجہ بیماری وفات پر ان کا ذکر فرمایا' خاندان کے اخلاص و وفا کا ذکر کیا اور ان کی والدہ کیلئے دعا کی درخواست کی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اس واقف نو طالب علم کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔